مدرسہ شاہی والوں کا جرأتمندانہ قدم

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد میں مولانا سعد صاحب کی آمد سے متعلق طرح طرح کی باتیں کی جارہی ہیں اورلوگ بدگمانیوں میں مبتلا نظر آرہے ہیں طرح طرح کے منفی خیالات دلوں میں پیدا ہورہے ہیں بعض لوگ اپنے پیٹ سے بات نکال کر مدرسہ شاہی کو ہدفِ ملامت اورتنقید کا نشانہ بنارہے ہیں ۔ چونکہ وہ لوگ حقیت سے بالکل ناآشنا ہیں اگرانکے سامنے حقیقت واضح ہوجائے توبہت ممکن ہے دلوں کا گاغبار صاف ہوجائے بدگمانیاں دور ہوجائیں اورانکے سمجھ میں آجائے کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ وہ سمجھ رہے ہیں ۔

سب سے پہلی بات تو یہ عرض کرنا ہے کہ مدرسہ شاہی نے مولانا سعد صاحب کومدرسہ آنے کی دعوت نہیں دی تھی بلکہ مولانا سعد صاحب مدرسہ شاہی خودآئے تھے اسلئے اگرکسی کے ذہن میں یہ بات ہوکہ مدرسہ شاہی کی دعوت پرمولانا سعد صاحب مدرسہ آئے تھے تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مدرسہ شاہی اس بات کوبخوبی جانتا ہے کہ انکے بعض نظریات کولےکردارالعلوم دیوبند نے فتویٰ دیا ہے اوراکابرِ دارالعلوم دیوبند نے اپنی ناراضگی کا اظہاربھی کیا ہے چنانچہ اس کے باوجودمولانا سعد صاحب کومدرسہ شاہی آنے کی دعوت دینا گویا کہ دارالعلوم دیوبند کے فتوے کی توہین کرنا ہے اوراکابر دارالعلوم دیوبندکی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہ کرنا ہے اسلئے مدرسہ شاہی کی طرف مولانا سعد صاحب کوبلانے کی نسبت کرنا بالکل غلط ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب مولانا سعد صاحب مغرب کی نماز کے آدھے گھنٹے کے بعد مدرسہ شاہی لال باغ پہنچے اوروہاں فخرالدین ہال میں اپنے احباب کے ساتھ مغرب کی نماز باجماعت پڑھی اور بعدہ ناشتہ وغیرہ ہواتو کچھ لوگوں نے مدرسہ شاہی کے مہتمم مولانا سیداشہدرشیدی صاحب سے کہا کہ مولانا سعد صاحب مدرسہ شاہی آئے ہوئے ہیں اور جب بھی کوئی بڑاآتا ہےتو طلباءاوراساتذہ میں انکا بیان کروایا جاتا ہے اسلئے ہماری خواہش ہے کہ مولانا سعد صاحب کا بھی اساتذہ اورطلباء میں ایک بیان کروادیا جائے اس پرمہتمم صاحب نے ان لوگوں سے صاف لفظوں میں منع فرمادیا حالانکہ ان لوگوں کو برابھی لگالیکن مہتمم صاحب نے بیان کروانے سے معذرت فرمادی۔۔۔۔ اسلئے کہ مدرسہ شاہی میں انکے بیان کی اجازت دینا گویا مدرسہ شاہی والوں کی طرف سے مولانا سعد صاحب کی ایک طرح سے تائید کرنا ہےاوردارالعلوم دیوبند کےفتوے کے بعدانکی طرف سے چونکہ کوئی اطمینان بخش تحریرمنظرعام پرنہیں آئی اسلئے انکے بیان کروانے کا سیدھا سا مطلب اس فتوےاوردارالعلوم دیوبندکی اہمیت کوکم کرنے کے مرادف ہوتا لیکن اللہ رب العزت نےمہتم شاہی کے دل میں صحیح فیصلہ ڈال کرمدرسہ شاہی کی حفاظت فرمائی کیونکہ مدرسہ شاہی دارالعلوم دیوبند سے بال برابرانحراف بھی نہیں کرسکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتالہذا بیان کا نہ کروایا جانا شاہی والوں کی دوراندیشی اورمنجانب اللہ تائیدپرمحمول کیا جانا چاہئے نہ کہ مولانا سعد صاحب سے کسی عنادودشمنی پر۔

تیسری بات جب وہ آئے اورناشتہ پانی ہورہا تھاتو موقع کوغنیمت جانتے ہوئے مدرسہ شاہی کے ذمہ دارنے مولانا سعد صاحب سے آمنے سامنے گفتگوکرنا مناسب سمجھا اسلئے کہ آمنے سامنے کی گفتگو سے بہت حدتک بدگمانیاں دورہوجاتی ہیں اوربات بالکل صاف ہوجاتی ہے چونکہ دونوں حضرات کے پاس وقت کی قلت رہتی ہے اسلئے آمنے سامنے گفتگوکرنے کا اس سے اچھا کوئی اورموقع نہ ملتا چنانچہ

انہوں نے تمام مدارس کی طرف سے فرض کفایہ کے طور پر اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت ان سے دوٹوک گفتگو فرمائی اور رجوع کرنے پر بھرپور زور دیا۔ چنانچہ مہتمم صاحب نے بغیر کسی تاخیر کے مولانا عبدالجلیل صاحب سے کہا کہ دوسرا مہمان خانہ کھلواؤ اور جب وہ کھل گیا تو مہتمم صاحب مولانا سعد صاحب اور انکے تینوں بیٹوں ، مفتی محمد سلمان صاحب منصورپوری اور مولانا اخلد رشیدی صاحب کو لے کر کے اندر گئے۔ مولانا سعد صاحب کو علیحدہ کمرہ میں بیٹھانے کا مقصد علاوہ مسئلہ رجوع پر گفتگو کے کچھ نہیں تھا اگر کوئی یہ کہے کہ یہ گفتگو تو فخر الدین ہال میں بھی ہوسکتی تھی دوسرے بند کمرے میں کیوں ہوئی اسکا جواب یہ ہے کہ فخر الدین ہال اور اسکے باہر ایک بہت بڑا جم غفیر تھا جسکی بنا پر کوئی صاف اور واضح گفتگو ممکن نہ تھی اور یہ بھی بہت ممکن تھا کہ اگر فخر الدین ہال میں گفتگو ہوتی تو مولانا سعد صاحب کے معتقدین کا ایک بہت بڑا طبقہ جو انکے ساتھ تھا اس گفتگو کو انکی توہین سمجھتا اور یہ گفتگو ہنگامے کے نظر ہوسکتی تھی۔ اسلئے بند کمرے میں علیحدہ گفتگو ہوئی۔ اندر جانے کے بعد مدرسہ شاہی کے ذمہ دار مولانا سید اشہد رشیدی صاحب نے گفتگو کی شروعات فرمائی۔

مولانا سید اشہد رشیدی صاحب نے مولانا سعد صاحب سے کہا کہ دارالعلوم دیوبند ہم سب کا مرکز ومرجع ہے اگر دارالعلوم ہم کو ہماری کسی غلطی پر متنبہ کرتا ہے تو دارالعلوم دیوبند کو متنبہ کرنے کا اور اصلاح کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم دارالعلوم کو بڑا مانتے ہوئے غلطی کا اعتراف اور اس سے رجوع کریں۔ لیکن آپ کی طرف سے ابھی تک رجوع کی تحریر عام نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے امت میں بڑا انتشار ہے اور اگر صورت حال جوں کی توں برقرار رہی تو اس کی وجہ سے زبردست نقصان سے امت کو دوچار ہونا پڑے گا اسلئے آپ اول فرصت میں رجوع فرمائیں۔ مولانا سعد صاحب نے کہا کہ یہ جو بات پھیلائی جارہی ہے کہ میں نے رجوع نہیں کیا ہے یہ غلط ہے بلکہ میں نے رجوع کرلیا ہے میں نے دارالعلوم دیوبند کو شروع ہی میں اپنا رجوع نامہ بھیج دیا تھا اس پر شاہی کے ذمہ داروں نے کہا کہ اس رجوع نامہ پر دارالعلوم دیوبند نے اطمئنان کا اظہار نہیں کیا اور دارالعلوم دیوبند نے اس کو کالعدم قرار دیدیا لہذا اس رجوع نامہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے آپ دوبارہ اطمئنان بخش رجوع نامہ دارالعلوم بھیجئے تو مولانا سعد صاحب کہنے لگے میں اسی پس وپیش میں تھا، اب میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جلد از جلد رجوع نامہ تحریر کر کے منظر عام پر لاؤنگا۔ مولانا اشہد رشیدی نے بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم کا مطمحِ نظر قرآن وحدیث ہے اسلئے اس نے آپ کے تعلق سے جو باتیں کہی ہیں وہ بالکل درست ہیں اور آپ کے بعض نظریات قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اسلئے آپ دارالعلوم دیوبند کے فتوے میں ذکر کردہ امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جتنی جلدی ہوسکے تحریری رجوع نامہ دارالعلوم دیوبند ارسال فرمادیں اور اکابر کے مطمئن ہونے کے بعد اس کو عام فرمادیں۔ امید ہے کہ آپ کے اس عمل سے دارالعلوم دیوبند کے اکابر فتوے کو واپس لینے پر غور فرمائیں گے اور انتشار کی یہ فضا مکمل طور پر جلد ختم ہوجائے گی۔

مدرسہ شاہی کا یہ کردار ان شاء اللہ دینی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

(نوٹ) بند کمرے میں ہونے والی گفتگو وہاں موجود بعض حضرات کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے جس کو ہم نے من وعن نقل کرنے کی کوشش کی ہے اور نہایت محتاط انداز میں اس کو نقل کیا ہے۔

محمد حذیفہ کانپوری